بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲ ہجرت ۱۳۴۶ ہش / ۲۱ محرم ۱۳۸۷ھ / ۲ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۹۳

اخبار احمدیہ

[redacted]

۔۰ ربوہ یکم مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔۰ لاہور یکم مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حرارت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہو گئی ہے۔ لیکن زخم میں ابھی کچھ سوزش ہے، نیز ٹانگ میں ہلکی درد بھی ہے جس کی وجہ سے دو تین دن سے رات کو پوری طرح نیند نہیں آسکی امید ہے آج زخم کے ٹانکے کھولے جائیںگے احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

۔۰ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ گھٹنے کی تکلیف کے باعث ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب انکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے

جو اُس کیلئے دُکھ اور تکالیف برداشت کرنے کو تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دُکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ اگر اس کے بتلائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاوے گا۔ دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں وہ دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں۔ وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔

جب دنیا کے لئے ایسے کام کر لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سُکھ کے لئے اتنی کوشش نہیں کی جاتی۔ اصل میں ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی اور خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کی قدر نہیں کرتے۔ اگر اس کی قدر کرتے تو جان کیا چیز تھی جو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو جاتے۔ اصلی زندگی اور حقیقی سُکھ تو یہی وہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۴۷)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں مدخلہ عطیات کی اسم وار تفصیل

خزانہ کے کوپنوں کے حوالہ کے ساتھ بھجوائی جائے

مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی طرف سے چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا جو رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا بنکوں میں داخل کروائی جاری ہیں ان کی اسم وار تفاصیل معہ حوالہ کوپن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں علیحدہ بھجوائی جاتی یا نہیں تاکہ دفتر ہذا میں وعدہ کنندگان احباب کے وعدوں اور ان کی ادائیگی کے حساب کے جو انفرادی کھاتہ جات تیار کئے جا رہے ہیں ان میں اسم وار ادائیگی درج ہو سکے۔ لہٰذا عہدہ داران متعلقہ یعنی سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اور دیگر عہدہ داران مال کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ جو رقوم داخل کریں۔ ان کی اسم وار تفصیل معہ حوالہ کوپن دفتر ہذا میں ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں جن سابقہ کوپنوں کی تفصیل ابھی تک نہیں بھجوائی۔ وہ بھی فوری طور پر بھجوا کر ادارہ ہذا کو ممنون فرمائیں مرکزی ادارہ جات کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ جن کارکنان کا چندہ فاؤنڈیشن بلوں میں وضع کریں اس کی اسم وار تفصیل ماہوار بھجواتے رہیں۔ تاکہ کارکنان کے اسم وار کھاتوں میں ان کا اندراج ہوتا رہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

— گزشتہ سے پیوستہ —

ایک عظیم الشان کام آپ نے جو کیا وہ یہ ہے کہ فقہی مسائل میں کثرت آراء سے جو انتشار اور بعض وقت نہایت تلخی کی حد تک اختلاف اور تضاد کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور جس سے اسلام میں مختلف فرقے اور فرقوں کے آگے چھوٹے چھوٹے گروہ بن گئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مسلمان بٹ گئے ہیں۔ اور ان میں اتحاد کا موقعہ معدوم نظر آتا ہے۔ آپ نے ایسے اصول بتائے ہیں کہ ان اختلافات کے باوجود بھی مسلمان متحد ہو سکتے ہیں۔

فقہی اختلاف کی بناء پر اہل سنت مسلمانوں میں چار مذاہب معرض وجود میں آگئے ہیں حنفی۔ حنبلی۔ شافعی۔ اور مالکی۔ یہ چار مذاہب چار بڑے بڑے فقیہوں کے نام پر وجود میں آئے ہیں۔ ان مذاہب کے اماموں کے شاگردوں نے اپنے اپنے مذہب کو واحد صحیح مذہب ثابت کرنے کے لئے بال کی کھال اتارتے ہوئے یہاں تک غلو کیا ہے کہ بال کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ایک ہی آیہ کریمہ اور ایک ہی حدیث سے مختلف مذاہب کے پیروؤں نے نہ صرف مختلف بلکہ متضاد نتائج اخذ کئے ہیں۔ اور بڑی بڑی ضخیم کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ جہاں تک علمی اور فقہی تحقیقات کا تعلق ہے۔ یہ کام واقعی بڑا شاندار ہے اور کسی مذہب نے اتنا وقت مسائل کی تحقیقات میں خرچ نہیں کیا۔ تاہم عوام کے لئے یہ تمام علمی تحقیقات ایک لاینحل معمہ بن گئی ہے۔ اگر اس بحث اور تحقیقات کو علمی حدود تک محدود رکھا جاتا۔ تو اتنا نقصان نہ ہوتا جتنا کہ ہوا ہے۔ لیکن چونکہ ان مسائل کا تعلق اعمال کے ساتھ نہایت گہرا ہے۔ ان کو مدارس اور مکاتب کے حدود تک رکھنا ناممکن تھا۔ اس لئے ہمارے بڑے بڑے اہل علم حضرات کا زیادہ سے زیادہ وقت انہی مسائل کے اختلافات کی بھول بھلیوں میں صرف ہوا ہے جس کا بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ مسلمان دوسرے علوم خاصکر مفادِ عامہ سے تعلق رکھنے والے علوم میں نہ صرف یہ کہ خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صنعت وحرفت اور علمی علوم کی رفتار سخت سست پڑ گئی۔ اور عیسائی یورپ دنیوی علوم میں ان سے بہت آگے نکل گیا۔ اور مسلمان اقوام پسماندہ رہ گئیں۔ جہاں تک طائفہ اہل علم کا تعلق ہے۔ اس رجحان کا اثر خطرناک نہیں لیکن جب یہ بحثیں عوام میں پھیل گئیں تو بہت سے اذہان جو علمی علوم میں ترقی کر سکتے تھے۔ ان بحثوں کے جال میں پھنس کر رہ گئے۔

اس طرح اسلام اور مسلمانوں کی ترقی میں فقہی اختلافات اور تضادات حائل ہوکر مسلمان اقوام کے زوال کا باعث بن گئے۔ فقہی مسائل کے اختلافات نے یہاں تک تلخی معاشرہ میں پیدا کر دی کہ ذرا ذرا سی بات پر مختلف فرقے باہم جنگ و جدل میں مصروف رہنے لگے۔ اور بسا اوقات قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم آج بھی بریلویوں اور دیوبندیوں میں دیکھتے ہیں۔ حنفی اور اہلحدیث ہمیشہ برسر پیکار رہتے ہیں۔ اور آج بھی کشت و خون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اختلافات کو مٹانے کے لئے یہ اصول پیش کیا کہ جو مسئلہ کسی کے نزدیک صحیح ہو اس پر عمل کرنے میں وہ آزاد ہے۔ ضروری نہیں کہ اس کو جبراً دوسرا اپنا ہمخیال بنائے۔ مثلاً اگر کسی کے نزدیک آمین بالجہر کہنا ضروری ہے تو وہ اس کو اختیار کرے۔ اور دوسرا جو ضروری نہیں سمجھتا وہ نہ کرے۔ تو نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح آپ نے رفع یدین وغیرہ اختلافی مسائل کے متعلق فیصلہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ فقہی مکاتیب کے اختلاف ایک احمدی کے نزدیک وجہ تنازع نہیں رہے۔ اور ان کی بناء پر جو تلخیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ اس طرح آپ نے اتحاد بین المسلمین کے لئے ۴۴

۴۴ ماہ کو ہموار کر دیا ہے۔ اور نہ صرف چاروں فقہی مکاتب کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں بلکہ مقلد اور غیر مقلد کا باہم تصادم بھی ختم ہو جاتا ہے۔

آپ کی اس اصلاح کا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ اب دوسری جماعتیں یا فرقے بھی آپ کے اس اصول کو اتحاد بین المسلمین کے لئے ضروری سمجھ کر اختیار کرنے کے لئے زور دے رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے تمام فرقوں میں یہ وسعت قلبی پیدا ہو جائے تو مسلمانوں میں جو فروعی مسائل کی وجہ سے انتشار ہے ختم ہو جاتا ہے اور تمام مسلمان ایک محاذ پر جمع ہو کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے میں وہ وقت اور مال خرچ کر سکتے ہیں۔ جو وہ اب باہم تنازعات پر صرف کر رہے ہیں۔ کیا یہ عظیم اصلاحی کام ہے۔ جو آپ نے سر انجام دیا۔

حدیث النبیؐ

باہم قتال سے ممانعت

عن جریر بن عبد الله رضی الله عنہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال لہ فی حجۃ الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض۔

ترجمہ۔ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تم لوگوں کو خاموش کرا دو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ لوگو تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

(بخاری کتاب العلم)

کُھل ہی جائے گا حق کبھی نہ کبھی

ہوگا روشن اُفق کبھی نہ کبھی
کُھل ہی جائے گا حق کبھی نہ کبھی

ہٹ ہی جائے گی تیرگی شب کی
دیکھ لیں گے فلق کبھی نہ کبھی

دُھندلی دُھندلی نظر جو آتی ہے
سُرخ ہوگی شفق کبھی نہ کبھی

کذب کی رونقیں نہ ٹھہریں گی
ہوگا منہ ان کا فق کبھی نہ کبھی

عارضی ہے قلق بھی اے تنویر
دُور ہوگا قلق کبھی نہ کبھی

تنویر

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

اسلام — آزادیٔ فکر کا واحد علمبردار

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

اسلام کے معاندجن میں سرِ فہرست مسیحی پادری ہیں صدیوں سے یہ ظالمانہ پراپیگنڈا کرتے آرہے ہیں کہ اسلام اور فکری آزادی کبھی یکجا نہیں ہوسکتے۔ اس الزام کے ثبوت میں اُن کی طرف سے مسئلہ قتل مرتد کو پیش کیا جاتا ہے جو عہد مظلم کی ناپاک یادگار ہے۔ جماعتِ احمدیہ چونکہ اسلام کی صحیح اور دلکش تصویر کو نمایاں کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے اس لئے وہ دشمنانِ اسلام کے اس شرر انگیز اتہام وبہتان کے خلاف اوائل صدی سے جہاد کرتی آرہی ہے اور اس کے مقتدر اور اہلِ قلم بزرگوں نے خاص اس موضوع پر بعض مستقل اور لاجواب تصانیف شائع کرکے یہ صداقت مہرِ نیمروز کی طرح ثابت و واضح کر دکھائی ہے کہ صرف اسلام ہی مذہبی آزادی کا واحد علمبردار مذہب ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی اس زبردست جد وجہد ہی کا نتیجہ ہے کہ جہاں یورپ امریکہ اور افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے ایک سازگار فضا قائم ہوتی جارہی ہے اور اسلام کو مذہب صلح و امن تسلیم کیا جارہا ہے وہاں عامۃ المسلمین کا روشن خیال طبقہ ہی نہیں اس کے بعض مذہبی حلقے بھی جماعتِ احمدیہ کے موقف کے سامنے سرِ تسلیم خم کرچکے ہیں۔

چنانچہ بطور مثال ذیل میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مشہور عالم اہلحدیث کی کتاب "اسلام اور مسیحیت" کا ایک اہم اقتباس ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے یہ کتاب جناب مولوی صاحب موصوف نے مئی ۱۹۴۱ء میں پادری برکت اللہ کی بعض کتب کے جواب میں لکھی تھی اور اسے دوبارہ جمعیتہ اہلحدیث لاہور نے شائع کرایا ہے۔ پادری صاحب نے اپنی کتاب "دینِ فطرت" میں یہ اعتراض کیا تھا کہ

"اسلام فخر کے ساتھ دعوےٰ کرتا ہے کہ اس کے اصول امورِ سلطنت کے ساتھ ایسے وابستہ ہیں کہ سلطنت کے شعبے پر تاابد عائد ہوسکتے ہیں (حالانکہ) حدیث اور شرع اسلام میں مرتد واجب القتل ہے۔" ("دینِ فطرت" صفحہ ۱۷۹-۱۸۰)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمایا کہ۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

من بدّل دینہٗ فاقتلوہ

(جو شخص اپنا دین تبدیل کرلے اس کو قتل کرڈالو) اس کی تشریح کرنا ہمارے ذمّے ہے۔ تشریح سے پہلے ہمیں اسلام کی حیثیت سمجھا دینی ضروری ہے پس سنئے!۔

اسلام کی تعلیم کے دو حصے ہیں۔ ایک تعبدی۔ دوسرا سیاسی۔ تعبدی حصّے میں نماز روزہ وغیرہ اخلاق فاضلہ داخل ہیں۔ سیاسی حصّے میں حکمرانی سے متعلق احکام پائے جاتے ہیں۔ اسلام کو بحیثیت سیاسی مذہب ہونے کے جنگ وجدل بھی کرنا پڑتا ہے جس میں اس امر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص جنگ کی حالت میں جماعت المسلمین سے نکل نہ جائے کیونکہ اس حالت میں اس کا نکل جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ دشمن سے سازباز رکھتا ہے۔ پس ایسا شخص جنگی قانون کے ماتحت واجب القتل ٹھہرتا ہے۔ اس تمہید کے بعد ایک اور حدیث سُنئے۔ جو بخاری مسلم کی روایت ہونے کی وجہ سے اعلےٰ درجہ کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

المارق لدینہ التارک للجماعۃ۔

(مشکوٰۃ باب القصاص)

المارق اور التارک دونو لفظ الگ الگ معنی کے لئے ہیں چنانچہ المارق کے معنی ہیں اپنے دین سے پھر جانے والا اور التارک للجماعت کے معنی ہیں جماعت المسلمین یا بالفاظِ دیگر جماعت المجاہدین کو چھوڑ کر چلا جانے والا۔ جنگی قوموں میں ایسا شخص دشمن کے حکم میں ہوتا ہے۔ پس اس حدیث کی روشنی میں پہلی حدیث کو دیکھیں تو جامع الفاظ یوں ہوں گے:۔

من بدّل دینہ،

ای ترک دین الاسلام

وخرج عن جماعت المسلمین

ای المجاھدین فاقتلوہ

پس حدیث مذکورہ کو قرآن کے ساتھ ملاکر دیکھنے سے نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ محض ارتداد موجبِ قتل نہیں ہے۔ ارتداد صرف اس حالت میں موجبِ قتل ہے۔ جب مرتد شخص مسلمانوں کی بدخواہی کرنے کو دشمن کی جماعت میں جا ملے۔ آج فوجی قانون کے ماتحت سپاہی کو معمولی سی بات پر کورٹ مارشل کیا جاتا ہے جو ضرورت کے لحاظ سے حق بجانب ہے۔

"ناظرین! پہلے پادری صاحب کی ہوشیاری ملاحظہ کریں کہ ایسے سخت اعتراض کے موقع پر قرآن مجید کی کسی آیت کا حوالہ نہیں دیا بلکہ یونہی کہہ دیا کہ شرع اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے (صفحہ ۱۸) اس لئے میں پہلے قرآن مجید سے مرتد کا حال بتاتا ہوں۔ غور سے سنئے ارشاد ہے:۔

انّ الّذین امنوا

ثمّ کفروا ثمّ امنوا

ثمّ کفروا ثمّ ازدادوا

کفراً لّم یکن اللہ

لیغفر لھم ولا

لیھدیھم سبیلاً۔

(پ ۵ - ع ۱۷)

(جو لوگ پہلے ایمان لائے پھر کافر ہوکر مرتد ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوکر مرتد ہوگئے۔ پھر کفر میں بڑھ گئے۔ خدا ان کو نہیں بخشے گا اور نہ ان کو نجات کا راستہ دکھائے گا)

یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ بعض لوگ دو دو تین تین دفعہ مرتد ہوئے۔ اگر محض ارتداد کی سزا قتل ہوتی تو پہلے ہی ارتداد کے بعد ان کا خاتمہ کردیا جاتا۔ دوسرے ارتداد کی نوبت ہی نہ آتی۔ ہمارے اس بیان پر ایک حدیث کی وجہ سے معارضہ ہونا ممکن ہے۔ اس لئے بغرض توضیح مقام ہم خود اس حدیث کو نقل کرکے اس کی تشریح کردیتے ہیں جس سے اصل سوال اُٹھ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

پس حدیث زیرِ بحث میں جنگی قانون مذکور ہے جس پر آج ساری دنیا عمل کررہی ہے۔ اگر پادری صاحب بھی فوج میں کسی عہدہ پر فائز ہوجائیں تو اس قانون کی تحسین بلکہ تائید کریں۔ یہی معنی ہیں اس مصرعہ کے ؎

قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را

پس ایسے جنگی قانون کو سامنے رکھ کر اسلام پر آزادیٔ رائے سلب کرنے کا اعتراض کرنا بے جا ہے۔ کیونکہ ہر نقطہ مکانے دارد۔"

("اسلام اور مسیحیت" صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۰۴ طبع دوم ۱۹۶۰ء (از مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری)

ناشر جمعیتہ اہلحدیث لاہور

پاکستان کی اسلامی مشاورتی کونسل کو (جس نے حال ہی میں صدر مملکت کی خدمت میں یہ سفارش کی ہے کہ مرتد ہونے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں اپنا موقف تبدیل کرنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ یہ کھلی حقیقت ہے کہ یہ نظریہ پادری اگر پیش اور اُن کے ہم نواؤں کے قلم سے زیب دے سکتا ہے اسلام کے بہی خواہوں سے اسکی توقع نہیں ہوسکتی!!

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

کیا آپ تعمیر ہال کے سلسلہ میں ۳۱۳ کی تحریک میں شامل ہیں؟

اگر شامل ہیں تو کیا آپ نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے؟ کیا آپ کو علم ہے کہ اس وقت بعض لازمی اخراجات کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کو روپیہ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر آپ نے حسب توفیق اپنا وعدہ نہیں لکھایا۔ تو کیا آج ہی اس کمی کو پورا فرمائیں گے؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ احباب جو ایک ہزار یا زائد کا وعدہ فرمائیں گے ان کے اسماء اس خاص دعائیہ فہرست میں کندہ کئے جائیں گے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اسمائے گرامی سرِ فہرست ہوں گے۔

مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی پہلے سال کی کارگزاری

احبابِ جماعت کے گرانقدر وعدے۔ خوشکن وصولی۔ فاؤنڈیشن کے مقاصد کی تعیین اور عملی پروگرام

(مکرم جناب کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

(۳)

سرمایہ کی انوسٹمنٹ

چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک معقول رقم کی وصولی ہو چکی تھی اس لئے فاؤنڈیشن نے ضروری سمجھا کہ اس رقم کو کسی نفع مند کام پر لگایا جائے۔ اس مقصد کے لئے فاؤنڈیشن نے ایک مستقل انوسٹمنٹ کمیٹی مقرر کر رکھی ہے جس کے مندرجہ ذیل پانچ ممبران ہیں:۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب (۲) چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ڈھاکہ (۳) ڈاکٹر رفیق احمد صاحب سہگل چاٹگانگ (۴) شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ اور (۵) خاکسار محمد عطاء اللہ۔

فاؤنڈیشن نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ فاؤنڈیشن کے سرمایہ سے کوئی ایسا کاروبار نہیں کیا جائے گا جس کی انتظامیہ ذمہ داری کُلّی یا جُزوی طور پر فاؤنڈیشن کو انجام دینی پڑے (ب) طویل المیعاد پالیسی کے پیشِ نظر فاؤنڈیشن سرمایہ کا ⅓ حصہ منتخب شدہ پبلک کمپنیوں کے حصص کی خرید پر لگائے دوسرا ⅓ حصہ بڑے بڑے شہروں کے تجارتی علاقوں میں زمین یا عمارات کے خریدنے پر لگائے اور باقی ماندہ ⅓ حصہ کسی اور نفع مند کام پر لگایا جائے یعنی بصورت دیگر کمپنیوں کے حصص کی خرید اور زمینوں اور عمارات کی خرید پر یہ سرمایہ لگایا جائے۔

انوسٹمنٹ کمیٹی کی رپورٹ اور مزید مشورہ اور غور و تحقیق کے بعد فاؤنڈیشن نے سال زیرِ رپورٹ میں چار لاکھ روپے کے حصص مختلف منتخب شدہ کمپنیوں کے خرید لئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس اقدام کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

فاؤنڈیشن نے کراچی اور ڈھاکہ میں عمارات پر سرمایہ لگانے کے بارہ میں بعض سکیموں پر غور کیا ہے۔ یہ سکیمیں اٹھارہ اٹھارہ لاکھ روپیہ کی ہیں اور عمارات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ملتان میں مکرم میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ نے دو لاکھ روپیہ مالیت کی زمین دینے کا جو وعدہ کیا ہے اس کے بارہ میں بھی ضروری کمیٹی مقرر کر کے جائزہ لیا گیا ہے کہ فاؤنڈیشن اس سے کس حد تک فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ چونکہ یہ سکیمیں بہت بڑا سرمایہ چاہتی ہیں فی الحال ہماری وصولی اتنی نہیں کہ ان سکیموں کو اختیار کیا جا سکے۔ مزید رقم کے اکٹھا ہونے کی صورت میں انوسٹمنٹ کمیٹی مقدار رقم کے مطابق کسی نفع مند کام پر لگانے کے لئے غور کرے گی۔

فاؤنڈیشن نے بنیادی نوعیت کا یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ سرمایہ کو خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ اس سرمایہ سے جو آمد ہو گی اس آمد کو فاؤنڈیشن کے مقاصد پر خرچ کیا جائے گا اور آمد سے ان مقاصد کی تکمیل و توسیع کے لئے کوشش کی جائے جو حضرت مصلح موعود فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرغوب و محبوب تھے۔

مقاصد کی تعیین

مقاصد کی تعیین اور انتخاب کے تعلق میں فاؤنڈیشن نے بعض اہم قدم اٹھائے ہیں۔ سب سے پہلے یہ ضروری سمجھا گیا کہ جماعت سے مقاصد کے بارہ میں مشورہ کر لیا جائے۔ چنانچہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر فاؤنڈیشن کے دستخط سے جماعت کے چیدہ چیدہ ۵۶ احباب اور ڈویژنل امراء کو ربوہ میں آنے کی دعوت دی گئی۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس "مجلس مقاصد" کا دعا سے افتتاح فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں حسب پروگرام صدر فاؤنڈیشن محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی زیرِ صدارت بقیہ کارروائی انجام پائی۔ مختلف طبقات اور علاقوں سے آنے والے احباب نے اپنی اپنی تجاویز کو پیش فرمایا۔ بعض دوستوں نے تحریری طور پر بھی تجاویز بھجوائیں۔ ان ڈیڑھ صد کے قریب تجاویز کو مندرجہ ذیل پانچ عنوانوں یعنی (۱) علمی تحقیقاتی کام (۲) تبلیغی جدوجہد (۳) تعلیمی جدوجہد (۴) اقتصادی بہبود اور (۵) متفرق۔

کے ماتحت تقسیم کر کے الگ الگ فہرستیں مرتب کی گئیں۔ فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے دو اجلاسوں میں ان سب تجاویز پر غور کیا۔ بورڈ کی منتخب شدہ تجاویز پر مزید غور و فکر کرنے کے لئے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، سید داؤد احمد صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب اور خاکسار محمد عطاء اللہ پر مشتمل ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس انتظامیہ کمیٹی نے متعدد اجلاس کر کے بورڈ کی انتخاب کردہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا ایک پروگرام تجویز کیا۔ فاؤنڈیشن نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استصواب کے بعد اب عملی پروگرام منظور کیا ہے اس کے بعض ضروری حصے آپ کی اطلاع کے لئے پیش کرتا ہوں۔

مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کا پروگرام

اس عملی پروگرام کے دو حصے ہیں ایک قلیل المیعاد منصوبہ اور دوسرا طویل المیعاد یعنی پانچسالہ منصوبہ۔

(۱) قلیل المیعاد منصوبہ کے ماتحت فاؤنڈیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تین کاموں کی طرف فوری توجہ کی جائے (اول) حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ خطبات، تقاریر اور ملفوظات کی مکمل طور پر تدوین و اشاعت کا انتظام کیا جائے۔ حضرت فضلِ عمرؓ کے خطبات اور ملفوظات میں ایک علمی خزانہ ہے، صرف خطبات ہی ۱۷۰۰ ہیں۔ اور باقی ملفوظات و تقاریر اس کے علاوہ۔ ان کو سلسلہ وار ایک خاص طرز پر عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا جائے۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی نگرانی میں یہ کام ہو (دوم) حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جامع سوانح حیات مرتب کی جائے۔ اس کے لئے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کو بطور مؤلف تجویز کیا گیا ہے۔ ملک صاحب موصوف ایک ایڈیٹوریل بورڈ کی نگرانی میں کام کریں گے۔ اس ایڈیٹوریل بورڈ کے اراکین حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (۲) شیخ محمد احمد صاحب مظہر (۳) قاضی محمد اسلم صاحب (۴) مولانا ابو العطاء صاحب (۵) سید محمود احمد صاحب۔ (۶) حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔

(سوم) حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی خواہش تھی کہ عمدہ کتب اور عمدہ رسائل تحقیق سے لکھے جائیں۔ اس کے لئے حضورؓ نے سکیمیں بھی تیار فرمائی تھیں۔ فاؤنڈیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اچھی دینی اور علمی کتب اور رسائل لکھوائے جائیں۔ یہ کتب و رسائل فاؤنڈیشن کے اعلامیہ کے مطابق مرتب کئے جائیں گے اور پہلے سال کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ کے پانچ انعام دیئے جائیں گے۔ اعلامیہ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

اعلامیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کیلئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آ جائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقاید مثلاً ہستی باری تعالیٰ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام ﷺ کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کیلئے مسلمانوں کی تحقیق اور اسکی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ یہ سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہو گا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہو گا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ پچیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہو گا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہو گا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہو گا مگر بہتر ہو گا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہو گا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہو گا۔

ان ہرسہ کاموں کو شروع کرنے کے لئے فاؤنڈیشن کی طرف سے ضروری کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(ب) طویل المیعاد یعنی پانچ سالہ منصوبہ کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی بڑی خواہش تھی کہ مرکز میں ایک جامع اور مکمل لائبریری ہو۔ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں حضور نے لائبریری کی اہمیت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"لائبریری کے متعلق میرے نزدیک سلسلہ نے بہت بڑی غفلت برتی ہے۔ لائبریری ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی تبلیغی جماعت اس کے بغیر کام نہیں کر سکتی"

پھر فرمایا:۔

"یہ اتنی اہم چیز ہے کہ ہمارے سارے کام اس سے وابستہ ہیں۔ تبلیغِ اسلام، مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات، تربیت یہ سب کام لائبریری سے ہی تعلق رکھتے ہیں"

فاؤنڈیشن نے ان تجاویز کی روشنی میں اور شدید ضرورت کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی منشاء مبارک کی تکمیل میں ایک مناسب جامع لائبریری کا انتظام کیا جائے جس میں کم از کم پچاس ہزار کتب کی جگہ ہو۔ مناسب ریڈنگ روم اور دس سکالرز کے لئے کام کرنے کی جگہ ہو۔ عمارت اور فرنیچر کے اخراجات کا اندازہ اڑھائی لاکھ روپیہ ہے۔ خرید کتب کا اندازہ چھ لاکھ روپیہ ہے۔ انتظامی ضروریات کے لئے ۲۵ ہزار کا بجٹ سالانہ درکار ہوگا۔ اور کچھ رقم مختلف النوع جدید آلات جو لائبریری کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً مائکرو فلم وغیرہ پر خرچ ہوگی۔ فاؤنڈیشن نے اپنی آمد سے ۲½ لاکھ روپیہ کی رقم لائبریری کی موزوں عمارت کے لئے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو فاؤنڈیشن کی طرف سے پیشکش بھجوائی گئی ہے۔ لائبریری کے باقی حصوں کا کام صدر انجمن احمدیہ کی اپنی صوابدید پر ہوگا۔

طویل المیعاد منصوبہ کے ماتحت دوسری تجویز فاؤنڈیشن نے یہ منظور کی ہے کہ جہاں تحریک جدید کے نزدیک نئے مشن کھولنے کا وقت آچکا ہے۔ مگر تحریک ان کو شروع کرنے کے لئے اپنے فنڈ میں گنجائش نہ پاتی ہو اور جماعت پر کسی ہنگامی تحریک کا بوجھ ڈالنا بھی مناسب نہ سمجھا جائے وہاں پر بعض ابتدائی اخراجات مثلاً مسجد یا دار التبلیغ کے لئے زمین کی خرید یا عمارت کی تعمیر کا خرچ فاؤنڈیشن اپنے ذمہ لے لے۔

تیسری تجویز طویل المیعاد منصوبہ کے ماتحت فاؤنڈیشن نے یہ منظور کی ہے کہ قرآن کریم کے فرانسیسی ترجمہ کی طباعت کے اخراجات کے لئے مناسب تفصیلات تحریک سے طے کی جائیں۔ فاؤنڈیشن کی طرف سے یہ پیشکش تحریک جدید کی انجمن کو بھجوا دی گئی ہے۔

فاؤنڈیشن کو توقع ہے کہ اگر موعودہ رقوم وصول ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ فاؤنڈیشن کو اس قدر آمد ہونی شروع ہو جائے گی کہ فوری اور طویل المیعاد منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا آسان ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

متفرق امور کی انجام دہی

فاؤنڈیشن کے حسابات مطابق قواعد سنٹرل بورڈ آف ریونیو پاکستان کو جولائی کے پہلے ہفتہ میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے آڈٹ کروا کر بیلنس شیٹ کے ساتھ بروقت بھجوائے گئے۔

اندرون پاکستان فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے حسابات کامرس بینک اور یونائیٹڈ بینک میں کھلوائے گئے۔ بیرون پاکستان کی رقوم کے لئے سٹیٹ بینک سے چودہ ملکوں میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نام پر حسابات کھلوانے کی منظوری حاصل کی گئی۔ انگلستان میں اکاؤنٹ کھولا جا چکا ہے۔ سوئٹزرلینڈ اور امریکہ کے بنکوں میں حساب کھلوانے کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دوران سال کا اکثر حصہ بیرون پاکستان رہے۔ آپ نومبر میں تشریف لائے اور مارچ کے پہلے ہفتہ تک فاؤنڈیشن کے متعدد دوسرے کاموں کو سرانجام دیتے رہے۔ چوہدری صاحب کے ملک سے باہر رہنے کے عرصہ میں فاؤنڈیشن کی صدارت کے فرائض اور متعلقہ کام خاکسار کو سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ فاؤنڈیشن کا عملہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باہمی تعاون اور فکرمندی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیتا رہا۔

بالآخر حضور رحمکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور معزز نمائندگان شوریٰ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے کارکنوں کو اخلاص اور فدائیت اور فکرمندی کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مقاصدِ عالیہ کی تکمیل و توسیع کے لئے خدمت کی اعلیٰ توفیق دے اور پھر اسی طرح اس ادارہ کو اپنی قبولیت سے نوازے اور ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنی خاص برکات سے مالامال کرے جنہوں نے بڑھ چڑھ کر فاؤنڈیشن کے لئے گرانقدر وعدے

تحریکِ وقفِ عارضی اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد

(مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکِ وقفِ عارضی الٰہی بشارات کے تحت جاری کی گئی ہے۔ چنانچہ جس روز حضور نے اسے جماعت کے سامنے پہلی بار رکھا تھا اسی جمعہ کی صبح کو حضور بیدار ہوئے تو حضور کی زبان مبارک پر جو فقرہ تھا اس کا مفہوم یہ تھا کہ

"ہم نہیں اتنا دیں گے کہ تو سیر ہو جائے گا" (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

اسی طرح ایک اور موقع پر عالم بیداری میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک نور دکھایا گیا۔ جس نے زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا اور بعد میں تفہیماً بتایا گیا کہ وہ نور قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔

اس بابرکت تحریک کا اشاعتِ قرآن یعنی اشاعتِ اسلام کی عالمگیر الٰہی سکیم ہونا گو اب صاف معلوم ہوتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس سکیم کے جاری ہونے سے سالہا سال پہلے اس کے لئے زمین ہموار کی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض تحریرات میں اس کی طرف اشارے معلوم ہوتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اپنی زندگیوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرو۔ اور سال میں مہینہ دو مہینے یا تین مہینے تبلیغ کے لئے دو تا انہیں ایک دو تین ماہ کے لئے مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھیجا جا سکے۔ جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی بھی کرے سوائے استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم زمیندار تاجر اور پیشہ ور اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ میں ان سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے تبلیغ کے لئے دیں یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے اگر ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا اور اگر تمام جماعت یا اس کا بیشتر حصہ اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا تو بعد کو وقت پر پچھتائیں گے تا بت ہوں گے۔ جو ٹوٹ جائیں گے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۱۲ منقول از مطالبات تحریک جدید" مرتبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور صفحہ ۱۱)

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے آقا کی ہر تحریک پر دیوانہ وار لبیک کہیں۔

درخواست دعا

میرے بھائی ضیاء اللہ صاحب چیمہ احمدیہ سیکنڈری سکول باجی بو افریقہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی صحت۔ لمبی عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ بلقیس اختر ولد چوہدری عزیز اللہ صاحب

تارڑ والا ۔ ضلع سیالکوٹ

لکھوائے اور رقوم ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

لجنہ اماء اللہ کیلئے ضروری لٹریچر

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مندرجہ ذیل کتب کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ تمام لجنات جلد از جلد یہ کتب اپنی ضرورت کے مطابق منگوا لیں یہ کتابیں ہر لجنہ کے پاس ہونا ضروری ہیں لہذا فوری توجہ دی جائے۔ یہ کتابیں لجنہ کی ممبرات کے علاوہ غیر از جماعت مستورات کو بھی دکھا جا سکتی ہیں۔

۱۔ سالانہ رپورٹ (۲) تربیتی نصاب

۳۔ راہ ایمان انگریزی (۴) راہ ایمان (اردو)

۵۔ مختصر تاریخ احمدیت (۶) ہمارا آقا

۷۔ مقامات النساء (۸) سیکنڈ ڈی وت لمتہ

فہرست واقفین زندگی بعد ریٹائرمنٹ

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد

(۲)

۲۸ - مکرم صلاح الدین صاحب لاہور کینٹ
۲۹ - ؍؍ انوار احمد صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ
۳۰ - ؍؍ عبدالمومن صاحب 2.0.K ڈی۔ ایم۔ سی کراچی
۳۱ - ؍؍ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب
۳۲ - ؍؍ محمد اقبال خان صاحب گارڈ ریلوے سٹیشن لاہور
۳۳ - ؍؍ سید محمد یحییٰ صاحب لیکچرار کیمسٹری گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ
۳۴ - ؍؍ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی 78/6 جیکب لائن کراچی
۳۵ - ؍؍ شیخ لطف المنان صاحب راولپنڈی
۳۶ - ؍؍ مرزا سعید احمد صاحب سرگودھا
۳۷ - ؍؍ سید قربان حسین صاحب کوئٹہ
۳۸ - محترمہ اہلیہ صاحبہ سید قربان حسین صاحب ؍؍
۳۹ - مکرم عطاء الرحمان صاحب سمن آباد لاہور
۴۰ - ؍؍ مختار احمد صاحب بٹ ایم۔ ایس۔ آئی کوٹلی آزاد کشمیر
۴۱ - ؍؍ عبدالحق صاحب بٹ رام نگر لاہور
۴۲ - ؍؍ منصور احمد صاحب وقار واہ چھاؤنی
۴۳ - ؍؍ شیخ فضل حق صاحب تنویر واہ کینٹ
۴۴ - ؍؍ خالد سیف اللہ خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر ڈسپور
۴۵ - ؍؍ الحاج عبدالکریم صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی
۴۶ - ؍؍ شمیم پرویز صاحب جھنگ صدر
۴۷ - ؍؍ شیق احمد صاحب آف نیروبی مشرقی افریقہ
۴۸ - ؍؍ سلطان علی صاحب محق پورہ لاہور
۴۹ - ؍؍ چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز تنزانیہ مشرقی افریقہ
۵۰ - ؍؍ سید محمد یوسف صاحب کراچی ۲
۵۱ - ؍؍ قاضی محمد نذیر صاحب اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر سیونگ بنک برانچ لاہور
۵۲ - ؍؍ ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ میاں چنوں
۵۳ - ؍؍ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
۵۴ - ؍؍ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
۵۵ - ؍؍ چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۵۶ - ؍؍ پیر صلاح الدین صاحب کیمبل پور
۵۷ - ؍؍ محمد احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مرحوم بھاٹی گیٹ لاہور
۵۸ - ؍؍ بابو برکت اللہ صاحب پسر مکرم ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم
۵۹ - ؍؍ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ
۶۰ - ؍؍ غلام یٰسین صاحب بٹ۔ رسالپور
۶۱ - ؍؍ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ربوہ
۶۲ - ؍؍ عطاء اللہ خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۶۳ - ؍؍ چوہدری عبدالعزیز صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا حال منیجر محمود آباد سندھ
۶۴ - ؍؍ مختار احمد صاحب ایاز ریٹائرڈ کپالہ
۶۵ - ؍؍ ملک حبیب الرحمان صاحب۔ ربوہ
۶۶ - ؍؍ محمد عبدالرشید صاحب ہیڈ کلرک گورنمنٹ کالج ساہیوال
۶۷ - ؍؍ میاں غلام مصطفیٰ صادق صاحب ریٹائرڈ D.P.O دارالصدر غربی ربوہ
۶۸ - ؍؍ صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب ربوہ
۶۹ - ؍؍ عبدالقادر صاحب احسان میرپور خاص سندھ
۷۰ - ؍؍ عبداللہ خان صاحب کیپٹن ریٹائرڈ باب الابواب ربوہ
۷۱ - ؍؍ ابوالفیض محمد عبدالحی صاحب مشرقی پاکستان
۷۲ - ؍؍ ملک محمد اسلم صاحب آف کھارا چک کلاں۔ سیالکوٹ

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں
مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو آٹھویں جماعت کے جماعت کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ ان کے لئے روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱ - ایف اے کا امتحان مورخہ ۲۹ ر اپریل سے شروع ہو رہا ہے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی طرف سے جو طلبہ اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامیابی کے لئے متواتر دعا فرماتے رہیں۔ (پرنسپل کالج گھٹیالیاں)

۲ - میرے چچا ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ (خاکسار مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ جیجا وطنی ضلع ساہیوال)

۳ - میری بچی نعیمر ۳½ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ صحت عطا فرمائے۔ (میجر اسلم حیات خان حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

۴ - میری اہلیہ معصومہ احمری پچھلے دو ہفتہ سے بیمار ہے آجکل سنڈیمن ہسپتال کوئٹہ میں داخل ہے پیٹ میں درد اور دانتوں میں درد کا دورہ کی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احمدی احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

ڈاکٹر محمد حی احمدی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر۔ کوئٹہ

۵ - شیخ محمد یوسف صاحب جاوید کلاتھ ہاؤس لائل پور کے والد صاحب اور چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور سیو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (محمد جمیل جاوید ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

۶ - مبشر احمد صاحب کاہلوں آف چک نمبر ۱۱۶ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے" (رانا محمود خان فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

۷ - میں کچھ عرصہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہوں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد ابراہیم شاد ہیڈ ماسٹر (چھوڑا چک ۱۱/ۓ ضلع شیخوپورہ)

۸ - میری والدہ (اہلیہ مکرم عبدالرحیم صاحب شرما مرحوم) عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ شافی خدا صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبداللطیف شرما مکان ۲۲/۱ علم گڑھ کالونی منٹگمری)

۹ - ہمارے امام الصلوٰۃ چوہدری ولی محمد صاحب امرتسری ایک عرصہ سے مرض شکم میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کی والدہ بھی کئی روز سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار معراج الدین خانیوال)

۱۰ - میری بیوی تقریباً ۶ ماہ سے بیمار ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے بچائے رکھے (خاکسار محمود احمد معلم وقف جدید)

۱۱ - خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ اعصابی کمزوری سے بیمار ہیں۔ خاکسار کے ماموں ملک عنایت اللہ صاحب کوٹ ادو ضلع ملتان بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (مرزا احمد طاہر ولنیہ)

۱۲ - میں نے امسال فرسٹ ایئر ایف اے کا امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے نیز میری بہن ایف اے کا امتحان دے رہی ہے۔ [illegible] درخواست ہے۔ [illegible] لاہور

اذکروا موتٰکم بالخیر

خان محمد عمر خان صاحب یاروانی مرحوم کا ذکرِ خیر!

آپ ضلع ڈیرہ غازی خان کے مشہور قیصرانی قبیلہ کی یاروانی شاخ کے ایک فرد تھے اور باٹھی سکنہ اندر پہاڑ تحصیل تونسہ میں تقریباً ۷۰ سال قبل پیدا ہوئے والد صاحب کا نام رحیم یار خان تھا جو اپنے قبیلہ کے اکابر میں سے تھے آپ نے تین شادیاں کیں جن سے آپ کے چار فرزند اور پانچ دختران زندہ ہیں۔

عالم جوانی میں ہی جب کہ آپ کھیل کود میں اپنے علاقہ میں نام پیدا کر چکے تھے ایک احمدی نوجوان خان غلام قادر خان صاحب قیصرانی حال ریٹائرڈ سکنہ کوٹ قیصرانی کی رفاقت نے آپ کی زندگی بدل ڈالی۔ اور ان کی تبلیغ اور دوستانہ سلوک سے آپ اپنے ایک دوسرے ہم قبیلہ اور رشتہ دار بھائی خان غلام حسین خان حال پنشنر سکنہ باٹھی کے ہمراہ غلام نادر احمدی کے ہمراہ ۱۹۲۸ء کے سالانہ جلسہ کے مبارک ایام میں قادیان تشریف لے گئے۔ اور خوش قسمتی کہ وہاں ہی مقدس ماحول سے متاثر ہو کر حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ اعنہٗ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے سچے اسلام کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔ اور آپ نے عہد بیعت کو نا زندگی مشکلات کی پرواہ کئے بغیر نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

آپ کے دوسرے ہمراہی کو اس وقت بیعت کی سعادت میسر نہ آئی۔ اور اس طرح سے آپ کو ضلع ہذا کے قبائلی علاقہ کے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

احمدیت قبول کرنے پر آپ کو اپنی برادری اور قبیلہ سے بہت تکلیف اور ایذائیں دیں مگر آپ ان کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ نہایت صبر سے ان باتوں کو بالکل بھول چکے تھے۔

آپ نے اپنے قبیلہ کی سرتوڑ کوشش اور بائیکاٹ کے باوجود اپنی چاروں بیٹیاں اپنے گھر سے بہت دور غریب احمدی گھرانوں میں بیاہ دیں اور اپنی برادری کی مخالفت کا ذرہ برابر بھی لحاظ نہ کیا۔

قبائلی علاقہ کے لوگوں کی روائتی قبیلہ پروری اور حسب نسب کے جاننے والے لوگ ہی آپ کے اس عزم اور استقلال کا اچھی طرح سے اندازہ کر سکتے ہیں۔

یوں تو ہر احمدی تبلیغ کو اوڑھنا بچھونا سمجھتا ہے مگر یہ جذبہ بھی ایک خدائی عطا ہے جو کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس میدان کے باوجود دنیوی تعلیم نہ ہونے کے شہسوار تھے۔ اپنی بستی باٹھی میں کئی جلسے مرکزی مبلغین کو بلا کر کروائے

ایک دفعہ آپ نے جماعت احمدیہ چاہ اسماعیل والا نزد شہر ڈیرہ غازی خان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر بلوچی زبان میں اپنے قبول احمدیت کے واقعات اس درجہ مؤثر رنگ میں بیان فرمائے کہ سامعین کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بابرکت تحریک وقف عارضی کے سلسلہ میں آپ نے اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان میں اپنے گھر بیوی بچوں کو بالکل اکیلا چھوڑ کر پندرہ یوم بسر کئے۔ اور مبلغ سلسلہ کی تحریک پر آپ نے وقف عارضی کے لئے اپنا نام مرکز بھجوایا۔ چندہ جات کی بروقت اور لازمی ادائیگی پر اتنا یقین اور ایمان رکھتے تھے کہ انہیں تمام دینی اور دنیاوی بیماریوں کا علاج سمجھتے تھے۔

خاکسار راقم الحروف جب بی اے کا امتحان دینے ملتان گیا تو گھر میں فضل عمر فاؤنڈیشن میں حضور کی ہدایت کے مطابق وعدہ کا ایک تہائی ادا کرنے کے لئے رقم نہ تھی آپ نے میری غیر حاضری میں ہی یہ معلوم کر کے خود تونسہ پیدل جا کر میری طرف سے منی آرڈر چندہ ارسال کیا۔

آپ چونکہ اندر پہاڑ کے سکونتی تھے جہاں آپ کے وقت میں تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا اس لئے باقاعدہ طور پر دنیاوی تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن احمدیت قبول فرمانے ہی اس طرف توجہ دی اور اب تو اتنی مشق ہو گئی تھی کہ احمدیہ پاکٹ بک تفسیر صغیر، الفضل اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسانی سے مطالعہ کر لیتے تھے۔ اور تفسیر صغیر اور احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے تھے۔

آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "خیرکم خیرکم لاھلہ" پر عمل پیرا تھے۔ اپنی بیٹیوں کی جو گھر سے کافی فاصلے پر بیاہی ہوئی تھیں پیدل چل کر اور راتوں کو سفر کر کے خبر گیری کرتے رہتے ایک ایک دو دو دن قیام کرتے اور سال میں ایک دو مرتبہ انہیں کیجا طور پر اپنے خرچ پر گھر لے جاتے تا کہ ان میں محبت اور موانست قائم رہے۔ بعض دفعہ قرض لے کر بھی ان کی خدمت کرتے اور ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دیتے کہ خرچ میں تنگی ہے۔

وفات

آپ دمہ کے مریض تھے اب آخر عمر میں یہ تکلیف زیادہ شدید ہو گئی تھی۔ چنانچہ آپ پر دمہ کا حملہ ۱۶-۱۷ فروری کو اس وقت ہوا جب کہ آپ اپنے ہالہ تبلیغی جلسہ کے انتظام سے فارغ ہوئے ہی تھے۔ بعد میں دمہ کے ساتھ ٹائیفائڈ بھی ہو گیا اور باوجود علاج و معالجہ کے مرض بڑھتا ہی گیا۔

آپ نے آخری ایام میں میرے ذریعے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں ایک نہایت پر درد عریضہ بغرض درخواست دعا لکھوایا جس میں یہ بھی لکھا کہ اگر میرا وقت رحلت آن پہنچا ہے تو حضور میری مغفرت کے لیے دعا فرما دیں۔

آپ ۸ مارچ ۱۹۶۷ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ نماز جنازہ صرف ایک احمدی نے پڑھی جو آپ کا دیرینہ دوست تھا۔ اور اس طرح سے پہاڑی علاقہ ڈیرہ غازی خان کی وہ شمع احمدیت جو عرصہ ۳۹ سال سے روشن تھی بجھ گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس علاقہ میں احمدیوں کی ایک مستحکم جماعت قائم کر دے، جو اس علاقہ میں خدائی برکات کی حامل ہو۔ آمین ثم آمین۔

احباب مرحوم کا نماز جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو آمین۔ ثم آمین۔

(عبد الماجد امجد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میر غربی)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۶۷-۴-۸ کو میرے منجھلے لڑکے ابراہیم خان کا نکاح امۃ العزیز بیگم عرف بلقیس دختر احمد بخش صاحب کے ساتھ مبلغ -/۲۰۰۰ روپے حق مہر پر مولوی عبد المالک صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے دونوں خاندانوں کے لئے یہ نکاح بابرکت اور راحت کا موجب بنائے۔

(ایوب خان احمدی کراچی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محسن خان صاحب فرماتی ہیں:
شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ

نورانی کاجل

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں آنکھوں کو ٹھنڈا اور صاف ستھرا رکھتا ہے۔ نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا۔ ایک ڈبی اور بھجوا دیں۔

نورانی کاجل ربوہ میں افضل برادرز گولبازار اور کوئٹہ میں حکیم محمد دین صاحب ظفر دواخانہ شاہین اور کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے۔

منیجر شفاخانہ رفیق حیات رحیم ڈرٹنگ بازار سیالکوٹ

تریاق سلیمان!

امراض معدہ کے لئے خوش ذائقہ چورن۔ یہ چورن بدہضمی، درد شکم، تبخیر معدہ، اسہال، بھوک نہ لگنا، قبض اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دے کر کھوئی بھوک بڑھاتا اور غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بنانے میں مدد دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی دو روپے چھوٹی شیشی ایک روپیہ

المنار دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (قائدات عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اہلِ ربوہ سے ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ضروری درخواست

وعدہ اگرچہ سوا لاکھ اور وصولی باون ہزار ہو چکی ہے لیکن اضافے کی بڑی گنجائش ہے

گزشتہ سال یوم مصلح موعودؓ کے جلسہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مقامی جماعت ربوہ کو تحریک فرمائی تھی کہ اس کے احباب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے یادگار فنڈ فضل عمر فاؤنڈیشن میں کم از کم سوا لاکھ روپیہ عطیہ پیش کریں۔ صدر عمومی صاحب نے بھی لوکل انجمن کے مشورہ سے اسی قدر وعدہ فاؤنڈیشن کے لئے بھجوایا تھا۔ جہاں تک تفصیلی اور اسم وار وعدوں کا تعلق ہے موعودہ مجموعی وعدہ تک پہنچنے کے لئے ابھی چند ہزار کی کمی ہے۔ جو امید ہے مخلصین کی توجہ سے جلد پوری ہو جائے گی۔ وصولی خدا تعالےٰ کے فضل سے باون ہزار ہو چکی ہے جو کل وعدہ سوا لاکھ کے بالمقابل بفضل تعالےٰ ایک تہائی سے خاصی زائد ہے تاہم بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک . . . اپنے وعدہ کے ایک تہائی کی ادائیگی نہیں کی۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ سب دوست اپنے اپنے حصہ کی ادائیگی ۳۰ر جون ۱۹۶۷ء تک کر کے زیادہ قربانی کرنے والے دوستوں کے ہمدوش مقام حاصل کریں گے جس سے ربوہ کی وصولی اور بھی بڑھ جائے گی۔

ربوہ کے احباب کی کچھ تعداد ایسی بھی ہے جنہوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یا اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ ایسے احباب بھی توجہ فرمائیں اور اپنے وعدے پیش کریں تاکہ مقامی جماعت کے مجمل وعدہ کی . . . مقدار نہ صرف پوری ہو جاوے بلکہ اس سے بہت بڑھ جاوے۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جائزہ لیں اور جو دوست ابھی اس قربانی میں شامل نہیں ہوئے یا مقدور بھر حصہ انہوں نے نہیں لیا انہیں اس ثواب کے حصول کی تحریص و ترغیب دلائیں۔ اور وعدہ جات اور اضافوں کی فہرستیں جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ یہ بھی کوشش فرمادیں کہ ۳۰ر جون تک وعدہ کا ایک تہائی سب دوست ادا کر دیں۔

وصول شدہ رقوم فوری طور پر داخل خزانہ کرواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

درخواستِ دُعا!

۱۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے والد محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت آج کل پھر ناساز ہے۔ کمزوری بہت محسوس فرماتے ہیں۔ نیز محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی ہمشیرہ مجیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میجر بشارت احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خان میں) آج کل بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

۲۔ مکرم محمد رمضان صاحب خادم غلہ منڈی ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ابھی تک باوجود علاج معالجہ کے کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے

(امیر احمد۔ ربوہ)

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

مگھیانہ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ۲۷ر اپریل ۶۷ء سے ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے اس کا نفاذ ۲ ماہ تک جاری رہے گا۔

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف وزیروال وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم آف وزیروال مورخہ ۲۷ر اپریل ۱۹۶۷ء کو چھ بجے صبح بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم خان عبد المجید خان صاحب آف وزیروال کی والدہ اور مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دادی تھیں۔

اُسی روز نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی — مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت محمد خان صاحب مرحوم ساکن حبر وال ضلع امرتسر کی صاحبزادی تھیں۔ آپ اپنے خاوند محترم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم سے بھی کئی سال پیشتر (غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء میں) بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ بعد ازاں مرحومہ کی کوششوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے محترم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم کو بھی قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ بہت دیندار صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت و اخلاص کا تعلق تھا نہایت عابدہ زاہدہ اور خوش اخلاق واقع ہوئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو رؤیا صادقہ کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

آپ نے ایک صاحبزادی (محترمہ زہرا بیگم صاحبہ بیگم محترم این ایم خان صاحب سابق ہوم سیکرٹری حکومت پاکستان) اور تین صاحبزادے (عبد المجید خان صاحب، عبد الواحد خان صاحب، اور عبد الحفیظ خان صاحب) نیز ایک صد سے زائد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں (اور ان کی اولاد) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قائدین اضلاع فوری توجہ فرمائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس مرکز ربوہ میں شروع ہو چکی ہے لیکن ابھی تک بہت قلیل تعداد میں خدام اس کلاس میں شمولیت کے لئے پہنچے ہیں۔

اضلاع راولپنڈی۔ ساہیوال۔ ملتان جہلم۔ پشاور۔ حیدر آباد۔ لاڑکانہ، رحیم یار خان بہاولنگر۔ ڈیرہ غازی خان کراچی وغیرہ بڑی مجالس سے ابھی تک کوئی خادم نہیں پہنچا اور اضلاع لاہور گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گجرات اور نواب شاہ سے نمائندگان آئے تو ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے حالانکہ ان اضلاع میں خدام کی خاصی تعداد ایسی ہے جو اس کلاس میں شامل ہو سکتی تھی۔

نوجوانوں کی آئندہ زندگی کی اصلاح اور ان کی توجہ کو دین کی طرف مائل کرنے کے لئے یہ کلاس نہایت اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس لئے قائدین اس طرف خصوصی توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد

جیت اُسی کی ہے جو وقت کی قدر کرے

اس چند روزہ زندگی میں بہترین سرمایہ "وقت" ہی ہے۔ اس کی جس قدر بھی قدر کی جائے تھوڑی ہے۔ خصوصاً ہم انصار اللہ زندگی کے ایسے مرحلہ میں سے گزر رہے ہیں کہ ہماری انتہائی کوشش ہونی چاہیئے کہ کم از کم اب سے ہماری زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے جو خدمت دین اور خدمت خلق کے مصرف میں نہ آرہا ہو۔

(دفتر انصار اللہ مرکزیہ)